توحید الٰہی

(فرمودہ ۹/دسمبر ۱۹۲۷ء)

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج چونکہ میری طبیعت خراب ہے اس لئے زیادہ لمبا خطبہ نہیں بیان کر سکتا۔ لیکن توحید الٰہی کے متعلق ایک نکتہ جو ابھی ابھی میرے دل میں ڈالا گیا ہے بیان کرتا ہوں۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ ایک ہی چیز ہے جسے دنیا نے شرک کی دلیل قرار دیا۔ لیکن اسی چیز کو اللہ تعالیٰ نے شرک کے خلاف توحید کی دلیل کے طور پر استعمال کیا ہے۔ وہ چیز کیا ہے۔ وہ عالم موجودات ہے۔ دنیا میں اس قدر اشیاء موجود ہیں کہ جن کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔ ان میں بعض طاقتیں قوتیں اور خاصیتیں موجود ہیں۔ اسی طرح بعض کمزوریاں بھی ہیں۔ اور دنیا میں ہر چیز دوسری کی مدد کی محتاج ہے۔ اور تکمیل کے لئے اس کو ہر وقت دوسری کی مدد کی ضرورت ہے۔ انسان بھوک میں پیاس میں آرام کے لئے مادیات کی طرف جھکتا ہے۔ کبھی اس کو کھانے کی ضرورت ہوتی ہے کبھی لباس کی۔ پھر ہر سیکنڈ وہ سانس لے رہا ہے۔ کبھی باہر نکالتا ہے کبھی اندر کھینچتا ہے۔ ہر لحہ دنیا کے نظارے اس کی آنکھوں کے سامنے ہوتے ہیں۔ کوئی چیز اس کو اچھی لگتی ہے اور کوئی بری معلوم دیتی ہے یہاں تک کہ خدا کی یاد کے وقت بھی اس کے کان دنیا کی آوازیں سنتے ہیں۔ اس کا معدہ ہضم کرنے کا کام کر رہا ہوتا ہے۔ ناک سانس لینے میں مشغول ہوتی ہے۔ غرض کہ کوئی ایسا لحہ اور وقت نہیں جب وہ دنیا سے علیحدہ ہو سکے۔ ان حالات کو دیکھ کر یہ خیال ہوتا ہے کہ خدا کے لئے کون سا خانہ خالی ہے۔ دنیا میں ہر وقت سوتے جاگتے انسان کے حواس خمسہ دنیا کے اثرات سے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور ایک سیکنڈ کے لئے بھی ان تاثرات سے جدا نہیں ہو سکتے۔ بعض لوگوں نے انہی حالات سے متاثر ہو کر کہہ دیا کہ سب چیزیں خدا کے وجود ہیں اور یہ جملہ اشیاء قابل پرستش ہیں۔ انہوں نے چاند۔

سورج۔ چرند پرند انسان و حیوان سب میں خدا کا ظہور اور جلوہ دیکھا اور کہہ دیا یہی خدا ہیں۔ ہم انہی کی عبادت کریں گے۔ کسی چیز کی خدا سے علیحدگی کا خیال ہی شرک ہے۔ ہر چیز ہی خدا ہے۔ شرک اصل غیریت کا خیال ہے۔ انہوں نے اپنے وجود اور خدا میں تمیز کرنے کو شرک سمجھ لیا۔ مگر اسلام نے توحید کو ایک اور نقطہ نگاہ سے بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ کچھ لوگ مادہ میں اس قدر گھس گئے ہیں کہ زیادہ قرب کی وجہ سے نہ دیکھ سکے۔ اور کچھ لوگ اس قدر دور ہو گئے کہ وہ بوجہ دوری کے دیکھنے سے قاصر رہے۔ جو مادہ توحید کے خلاف ہے غور سے دیکھا جائے تو وہی توحید کا ثبوت ہے اور یہی راز اسلام نے اذان میں مخفی رکھا ہے۔ موذن کہتا ہے۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر یعنی خدا سب سے بڑا ہے۔ اس کے معنے ہیں کہ دنیا میں اور بھی وجود ہیں۔ مگر ان سب سے بلند شان اور بزرگی و عظمت 'اللہ کے لئے ہے۔ اذان کی ابتداء میں ان الفاظ کا موجود ہونا ایک اتفاقیہ امر سمجھا جا سکتا تھا۔ مگر اس جملہ کو آخر میں دہرا کر بتا دیا ہے کہ توحید کا تعلق اکبریت سے ہے۔ اصل میں توحید اس وقت تک ثابت ہی نہیں کی جا سکتی جب تک دنیا میں دوسری چیزیں نہ موجود ہوں۔ اگر دنیا میں میٹھا ہی میٹھا ہوتا تو اس کو کوئی بھی میٹھا نہ کہتا۔ کڑواہٹ اور ترشی کا وجود ہی مٹھاس کا ثبوت ہو سکتا ہے۔ اگر دنیا میں لال ہی لال یا سبز ہی سبز رنگ ہوتا۔ تو دنیا میں رنگوں کے نام نہ ہوتے۔ دنیا میں جس قدر بھی اشیاء موجود ہیں ان کی خوبی کا علم تقابل سے ہی ہو سکتا ہے۔ مادی اشیاء کی فنا اور بقا جو رات دن ہمارے مشاہدہ میں آتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح وہ فنا ہو کر بھی اپنی ذات میں باقی رہتی ہیں۔ ان کا فنا ہونا بتاتا ہے کہ وہ اپنی ذات میں کوئی چیز نہیں ہیں۔ مگر ان کا دوبارہ پیدا ہونا ظاہر کرتا ہے کہ ضرور کوئی ایسی قادر ہستی ہے جو فنا کے بعد ان کو دوبارہ زندگی بخشتی ہے۔ ہم پانی کو پاکیزگی کی حالت میں پیتے ہیں۔ اور پیشاب کے ذریعہ خارج کرتے ہیں۔ پھر دوبارہ اس کا پاک ہو کر بادلوں سے اترنا کسی بالاتر ہستی کا ثبوت ہے۔ غرض خدا تعالیٰ کی اکبریت ہی اس کی ہستی کا ثبوت ہے۔ اگر مقابلہ میں دوسری چیزیں نہ ہوتیں تو اس کی توحید کا کوئی ثبوت نہ ہوتا گو اس صورت میں بھی خدا واحد ہی ہوتا پس دوسری چیزوں کا وجود خدا کی توحید کا ثبوت ہے۔ اور ان فانی چیزوں میں اسی کا ظہور ہے۔ یہی سبق اذان میں سکھایا گیا ہے۔ جو عقلمند اسلام کے نقطہ نگاہ سے ان چیزوں پر غور کرے گا جو دوسروں کو خدا سے غافل کرنے والی ہیں۔ اس کو سب چیزوں میں خدا کا جلال نظر آئے گا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے۔

ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

یعنی دنیا کا حسن اور اس کی فنا بتاتی ہے کہ خدا ہے جو شخص بھی اسلام کی تعلیم کے مطابق چلے گا وہ دنیا میں منہمک ہونے کے باوجود خدا کو نہیں بھولے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ دست بہ کار دل بہ یار۔ جو لوگ دنیاوی کاموں کو چھوڑ کر مصلّوں پر ہی بیٹھے رہتے ہیں وہ حقیقی عابد نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کی اکبریت کو چھوڑتے ہیں۔ اور اکبریت کے بغیر خدا کی حقیقی عبادت نہیں ہو سکتی۔ پس عابد بننے کے لئے دنیا کی طرف ضرور نظر کرنی پڑے گی۔ اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ خدا کو کبھی نہیں پا سکے گا۔ جو شخص دنیا کو چھوڑتا ہے وہ تقویٰ سے نہیں بلکہ جہالت سے ایسا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو حقیقی توحید کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔ اور ہمیں ایسی بصیرت بخشے کہ ہمیں ہر بات میں اس کا جلال نظر آئے۔

(الفضل ۲۰/ دسمبر ۱۹۲۷ء)